رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ

یوم :- پنجشنبہ ۱۰ رشوال سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲ر احسان ۱۳۳۴ ہش ۲ر جون سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۳۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور ایدہ اللہ طبی مشورے کی غرض سے چند یوم کیلئے جنیوا تشریف لے گئے

ربوہ - یکم جون - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مبلغ سوئیٹزرلینڈ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے زیورچ اور جنیوا سے جو تاریں ارسال کی ہیں۔ ان کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

(۱) زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۳۰ مئی ساڑھے تین بجے بعد دوپہر

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ طبی مشورے کی غرض سے آج جنیوا تشریف لے گئے ہیں۔ حضور بدھ کے روز زیورچ واپس تشریف لائیں گے۔ شیخ ناصر احمد مبلغ سوئٹزرلینڈ"

(۲) جنیوا (سوئٹزرلینڈ) ۳۱ مئی ساڑھے چھ بجے صبح

"حضور ایدہ اللہ آج رات زیورچ سے بذریعہ کار جنیوا پہنچ گئے ہیں۔ حضور یہاں ڈاکٹر شمٹ (Dr. Schmid) ہومیوپیتھ سے مشورہ فرمائیں گے۔ حضور کی طبیعت آج کچھ ناساز ہے اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ریل کے نئے راستے

کراچی یکم جون۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان ریل کے تین نئے راستے کھولنے کی تجویز جون کے اواخر تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ یاد رہے کہ حالیہ مذاکرات میں دونوں ملکوں کے درمیان یکم جون سے ریل کے تین نئے راستے کھولنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ابھی بھارتی حکام کی طرف سے بعض ابتدائی تیاریاں مکمل نہیں ہوئیں ان میں سے ایک ٹرین لاہور سے براہ راست کلکتہ تک چلائی جائے گی۔

روس اور جاپان کے باہمی مذاکرات

لنڈن یکم جون روس اور جاپان کے درمیان تعلقات استوار کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے نمائندوں کی بات چیت آج سے یہاں شروع ہو رہی ہے ان مذاکرات میں مسٹر جیکب ملک روس کی نمائندگی کریں گے جاپان کی طرف سے مذاکرات میں جاپان کے ایک سابق سفیر مقیم انگلستان شریک ہو رہے ہیں

انگلستان میں پچیس ۲۵ ہنگامی قوانین کا نفاذ

ملکہ الزبتھ ۱۴ر جون کی بجائے ۹ر جون کو نئی پارلیمنٹ کا افتتاح کریگی

لنڈن یکم جون۔ حکومت برطانیہ نے عوام کو ضروریات کی چیزیں فراہم کرنے کے لئے ۲۵ ہنگامی قوانین بنائے ہیں۔ ریلوے ملازمین کی ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے کل رات جو ہنگامی حالات کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ قوانین اس کے بعد ہی بنائے گئے ہیں۔ ان کے تحت ریلوں سڑکوں اور رسل و رسائل کے تمام دیگر ذرائع کو حکومت اپنی مرضی کے مطابق ہر طرح استعمال میں لا سکتی ہیں۔ لیکن اصل مسئلہ ان ذرائع کو کام میں لانے کے لئے آدمی حاصل کرنا ہے۔ ملکہ الزبتھ اب ۱۴ جون کی بجائے ۹ر جون کو نئی پارلیمنٹ کا افتتاح کریں گی۔ یہ اسلئے ضروری خیال کیا گیا ہے تاکہ مقررہ مدت کے اندر اندر ہنگامی قوانین کی توثیق ہو سکے۔

کھوکھراپار کے راستے مہاجرین کی آمد

کراچی یکم جون۔ معلوم ہوا ہے کہ کھوکھراپار کے راستے بھارت سے مغربی پاکستان میں آنے والے مہاجرین کی تعداد دو ہزار سے بھی بڑھ گئی ہے۔ گزشتہ ہفتے اس راستے سے ۲ ہزار ایک سو ۳۲ مہاجرین مغربی پاکستان میں آئے

دنیا بھر میں اسلام کی عظمت قائم کرنے کا فخر آج صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

ربوہ یکم جون۔ کل شام فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے ان مبلغین کرام اور مجاہدین اسلام کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جو بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس تشریف لائے ہیں استقبالیہ تقریب کا آغاز دبیل اعلیٰ مکرم جناب حافظ عبدالسلام صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ اسکے بعد ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے جناب محمد احمد صاحب جامی نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے مبلغین کرام کو ان کی کامیاب مراجعت پر دلی مبارکباد پیش کی۔ ایڈریس پڑھتے ہوئے آپ نے اس امر پر زور دیا کہ آج دنیا روحانی علوم سے ہی بے بہرہ نہیں ہے۔ بلکہ دنیوی اور سائنسی علوم کی تحصیل میں بھی غلط راستے پر گامزن ہونے کے باعث وہ ایک دوہری مشکل میں پھنسی ہوئی ہے۔ اہل مغرب کے دریافت شدہ یا ایجاد کردہ حربے خود ان کے قابو سے باہر ہو کر انسانی ہلاکت کے ہمہ گیر منصوبوں کی شکل اختیار کر رہے ہیں۔ ایڈریس جاری رکھتے ہوئے آپ نے صحیفہ فطرت کی کنہ اور کیفیت معلوم کرنے اور علوم کائنات سے بہرہ مند ہونے کے اسلامی طریقے بیان کرنے کے بعد امید ظاہر کی کہ جہاں ہمارے ان مجاہدین کو ممالک غیر میں دینی اصولوں کی برتری ثابت کرنے اور اسلام کی ہمہ گیر تعلیم کو مختلف قوموں تک پہنچانے کی توفیق ملی ہے وہاں خدائی مشیت کے تحت وہ وقت بھی آئے گا کہ جب مسیح پاک کے غلام دنیوی اور سائنسی علوم کے میدان میں اہل مغرب پر ان کی غلطی واضح کریں گے۔ اور اسلام کی روشنی میں تحقیق و تفتیش کی وہ صحیح راہیں متعین کریں گے جن سے خدا تعالیٰ کے قول و فعل میں یکسانیت آشکار ہو کر دنیا میں امن و سلامتی کی راہ ہموار ہوگی۔ اور اس طرح دینی اور دنیوی علوم کی شاخیں انسانیت کو صرف ایک ہی مرکز کی طرف لے جائیں گی۔

ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے سابق امام مسجد لنڈن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور مبلغ امریکہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب نے انگلستان اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کے حالات بیان کئے اور اس امر کو نہایت خوبی سے واضح کیا کہ دنیا بھر میں اسلام کی عظمت قائم کرنے کا فخر آج صرف جماعت احمدیہ ہی کو حاصل ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے بعض اسلامی ممالک پر مغربی تہذیب کے اثرات اور مغربی ممالک میں رہائش رکھنے والے بعض مسلمان طبقوں کے طور طریق اور مذہب سے ناواقفیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ مغرب میں اگر کوئی دلیری کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور یہ کہ اس کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوئے بغیر دنیا کبھی فلاح کے راستے پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ تو وہ آج صرف اور صرف مسیح محمدی کے ہی غلام ہیں۔ وہاں تبلیغ اسلام

(باقی صٹ پر)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ جون ۱۹۵۵ء

اسلام امن کا پیغام ہے

—گذشتہ سے پیوستہ—

یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اسلامی تعلیم ایسی حکومت قائم کرنے کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے مقاصد میں سے ایک عظیم اور بنیادی مقصد دنیا میں اللہ تعالےٰ کی حکومت قائم کرنا ہی ہے۔ ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام الٰہی حکومت قائم کرنے کے لئے دنیاوی بادشاہوں کے جبریہ طریق کی نفی کرتا ہے۔ اور اپنا خاص طریق کار استعمال کرتا ہے۔ وہ جبر سے نہیں بلکہ تبلیغ سے ایسا کرتا ہے۔ اور جہاں اس طرح حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ وہ اس کی حفاظت کے لئے دفاعی تدابیر زیر عمل لاتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں کسی علاقہ میں بلکہ تمام دنیا میں الٰہی حکومت کے قیام کے لئے جدوجہد کرنا واقعی جہاد ہے۔ مگر اس میں غیر امن علاقوں پر بلاوجہ جارحانہ اقدامات شامل نہیں ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کسی صورت میں بھی ایسے اقدامات کی اجازت نہیں دیتا۔ جس کا مقصد غیر مسلموں سے بزور شمشیر اقتدار چھیننا ہو۔ البتہ جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے۔ جب کسی علاقہ میں اس طریق کار کے نتیجہ میں جس کی اسلام اجازت دیتا ہے الٰہی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ تو اس کی حفاظت لازمی ہے اور ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کو اندرونی اور بیرونی حملوں سے بچایا جائے۔ اس کے لئے جنگی تیاری کی اجازت ہی نہیں بلکہ تاکید کی گئی ہے جیسا کہ سورۃ انفال کی آیہ کریمہ

واعدوالھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل الخ

میں اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی ہے۔ مولانا محمد اسحٰق صاحب ندوی نے اس سے یہ دھوکا کھایا ہے۔ کہ اس کی غرض دفاعی نہیں بلکہ جارحانہ اقدام ہے۔ اور ایسا کرنا حفاظت کے لئے نہیں بلکہ الٰہی حکومت کے قیام اور اسکے پھیلاؤ کے لئے ہے۔

یہ حق دفاع خود اسی آیہ کریمہ سے بالواسطہ واضح ہوتا ہے۔ جس میں دین کے بارہ میں جبر و اکراہ کی ممانعت کی گئی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ حکم نہ صرف مسلمانوں کو اکراہ فی الدین سے روکنے کے لئے ہے۔ بلکہ انہیں اجازت دی گئی ہے کہ جب دوسرے اکراہ فی الدین کریں۔ تو اس کا مقابلہ کیا جائے۔ تاکہ اسلام کا یہ عظیم اصول قائم ہو جائے۔ اور دوسرے بھی اس کی پابندی لازمی قرار دیں۔ مگر اسلام یہ اجازت نہیں دیتا کہ ذرا ذرا سی بات کو بہانہ بنا کر دوسروں پر چڑھ دوڑا جائے۔ مثلاً ایک ملک میں اکثریت کے مذہب کے مطابق ایک سے زیادہ شادی کرنا قانوناً ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اسلام یہ اجازت نہیں دیتا کہ اس کو اسلام کی تعلیم کی خلاف ورزی قرار دے کر اس ملک پر جارحانہ حملہ کر دیا جائے۔ وقس علیٰ ھذا

حقیقت یہ ہے کہ کسی ملک میں خواہ کتنا بھی اسلامی تعلیم کے خلاف قانون رائج ہو۔ ہم اس کو مطلق فتنہ قرار دے کر اس ملک پر جارحانہ کارروائی نہیں کر سکتے۔ لیکن اسلام یہ بھی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی غیر مسلم حکومت اسلامی حکومت پر حملہ آور ہو کر اسے اپنے قبضہ میں لے لے۔ اس لئے ایک اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ چوکس رہے۔ اور ہر طرح سے ایسے حملوں کے مقابلہ کے لئے تیار رہے اور سورۃ انفال کی آیہ متذکرہ اسی بات سے تعلق رکھتی ہے۔

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے۔ تو قدرتی طور پر وہاں مسلمانوں کی اکثریت پیدا ہو گئی۔ اور قدرتی طور پر وہاں اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔ غیر مسلموں سے جتنی جنگیں ہوئیں۔ اسی اسلامی حکومت کے دفاع اور حفاظت کے لئے ہوئیں۔ اس لئے اس عہد میں جنگی تیاری ضروری تھی۔ کیونکہ دشمن سے ہر وقت خطرہ لگا رہتا تھا۔ چنانچہ اگر ہم اس عہد کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو ثابت ہو گا کہ عرب کے دشمنان اسلام نے اس وقت تک مسلمانوں کو چین لینے نہیں دیا جب تک آخری علاج کے طور پر ان کو ملیامیٹ کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ سورہ انفال اور سورہ توبہ میں جو در اصل ایک ہی باب کی دو فصلیں ہیں اسی عہد کے متعلق احکام ہیں یہ دور تلوار کے ذریعہ اسلام اور کفر میں فیصلہ کا عہد ہے۔ کیونکہ اسلام کے دشمن تلوار ہی کے ذریعہ اسلام کو مٹانے پر تلے ہوئے تھے۔ اسلام ایک مدت سے دشمنان اسلام کو طرح دیتا آیا تھا۔ اور انہیں تلوار کے استعمال سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کو نہ صرف اپنے جان و مال قیام امن کے لئے قربان کرنے پڑے بلکہ وطن تک کو چھوڑنا پڑا۔ حالانکہ مسلمان بزدل نہیں تھے۔ وہ مکی دور میں بھی لڑنے مرنے کو تیار تھے۔ اور مدینہ میں آ کر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بالکل امن چاہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے یہودیوں جیسی قوم تک سے معاہدہ کر لیا۔

جب مسلمان اہل مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر ہجرت کر کے آخر مدینہ میں آ گئے۔ تو ان پر یہ اچھی طرح واضح تھا کہ اہل مکہ مدینہ میں بھی انہیں آرام سے نہیں رہنے دیں گے کفار کی طرف سے تو جنگ شروع سے ہی شروع ہو چکی تھی۔ اس لئے اگر مسلمان مکہ پر پہلے حملہ آور ہوتے تو یہ بھی ایک دفاعی اقدام ہوتا نہ کہ جارحانہ۔ مگر انہوں نے نہایت صبر اور ضبط سے کام لیا۔ اور پہل اہل مکہ کی طرف سے کی گئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے انصار سے جو معاہدہ کیا۔ اس میں انصار کو مدینہ سے باہر نکل کر دشمنوں کے مقابلہ سے بری قرار دیا گیا۔ اور انصار کی مدد صرف اس وقت لازمی قرار دی گئی۔ جب خود مدینہ پر حملہ ہو۔ اس شرط سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ جو اسلامی حکومت قدرتاً مدینہ میں قائم ہو گئی تھی۔ صرف اس کے دفاع اور حفاظت کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت تھی۔ قرآن کریم کی آیہ کریمہ اس حقیقت کو واضح کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا

یعنے ان لوگوں (مسلمانوں) کو جن کے ساتھ لڑائی کی جاتی ہے مقابلہ کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ یہ پہلی آیہ کریمہ ہے۔ جس میں مقابلہ کی اجازت دی گئی ہے۔ اس سے واضح ہے کہ اسلام میں جنگ دفاعی ہے۔ نہ کہ جارحانہ۔ صرف حفاظت کے لئے ہے نہ کہ غیر مسلموں سے حکومت بزور شمشیر چھین کر اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے۔

(باقی)

سفر یورپ تجھے مبارک ہو

—از مکرم حکیم محمد لطیف صاحب حافظ آباد—

تیری فرقت سے مضمحل ہیں ہم — درد فرقت سے چشم ہے پُرنم
صاحب عظمت و شکوہ و حشم — ہو محافظ خدا ترا ہر دم

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

تو ہے موعود مصلح اقوام — اور فضل عمر ہے تیرا نام
تیرے دم سے ہے شوکت اسلام — لاکھ برکت ہو تجھ پہ صبح و شام

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

ہو یہ عذر سفر مرض تیرا — بھاگ مغرب سے جائے اندھیرا
یہ مشیت خدائے اکبر ہے — دیں کی خاطر ہے یہ سفر تیرا

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

سفر یورپ تجھے مبارک ہو — تیرا حامی خدا تبارک ہو
تجھ کو حاصل ہو صحت کامل — جلد تکلیف کا تدارک ہو

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

درخواست ہائے دعا

(۱) [illegible] امسال بی اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد صدیق انچارج خلافت لائبریری (۲) خاکسار کا چھوٹا لڑکا مظفر احمد کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ شریف احمد کارکن تعلیم الاسلام کالج

انڈونیشیا میں اسلام کی آمد

— از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انڈونیشیا —

(۱)

اس امر کی تحقیق کے لئے کہ اسلام انڈونیشیا میں کب آیا۔ ہمیں اس مسئلہ کو دو حصوں پر تقسیم کرنا پڑے گا۔

اوّل یہ کہ انڈونیشیا اسلام سے متعارف ہوا۔

دوم:۔ یہ کہ انڈونیشیا میں اسلام کی ترقی اور اس کے پھولنے پھلنے کا وقت کب آیا۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اسلام کی ابتدا اس ملک میں مسلمان تاجروں کے ذریعہ سے ہوئی۔ جو ملک عرب۔ ہندوستان اور ایران سے یہاں آئے۔ یا یہاں کی بندرگاہوں سے ان کا گزر ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اول اول اسلام صرف ساحلی علاقوں سے متعارف ہوا۔ اس زمانہ کو اگر تعارفی زمانہ کہا جائے۔ تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اس کے بعد اسلام کی ترقی اور پھلنے پھولنے کا وقت آتا ہے۔ جبکہ اسلام وسعت کے ساتھ اہل وطن سے روشناس ہوا۔ اور ایک انقلاب عظیم کا باعث ہوا۔ اور اس ساعی کا سہرا غالب طور پر ہندوستان کے گجراتی تاجروں کے سر ہے۔ جن کی ان تھک مخلصانہ کوششوں نے اس عظیم الشان کام کو سرانجام دیا۔ ابتداً تو یہ لوگ محض تجارت ہی کی غرض سے آتے تھے۔ مگر پھر انہوں نے اشاعت اسلام ہی کو اپنا اولین مقصود قرار دے لیا۔ اور یہیں کے ہو گئے۔ یہ بعد میں آنے والے لوگ پہلے آنے والے تجار سے اپنے نظریات مقصود اور علم و فہم میں لازمی طور پر کچھ مختلف تھے۔ اسلام کی ترقی اس ملک میں چونکہ نہایت پُر امن طریق سے اور سراسر تبلیغی مساعی سے نتیجہ میں عمل میں آئی ہے۔ اس لئے اسلام کی آمد کا زمانہ بھی لازمی طور پر کافی لمبا چلتا ہے۔ اور کئی سو سالوں پر پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے اسلام کی آمد کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص کرنا کسی قدر تشریح کا محتاج ہوگا۔ کیونکہ جس طرح اسلام سے متعارف ہونے کا زمانہ کافی لمبا ہے۔ اسی طرح اس کی ترقی اور پھیلنے کا عرصہ بھی کم و بیش تین سو سال پر حاوی ہے۔ عام طور پر تاریخی کتب میں اسلام کا ذکر اس وقت آنے لگا ہے۔ جبکہ اسلام کو اس ملک میں کچھ رسوخ یا اقتدار حاصل ہونا شروع ہوا۔ اس سے قبل کے حالات کچھ اندھیرے میں ہیں۔ اور ان کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ہمیں اپنے معلومات کی بنیاد قیاسات یا بعض آثار قدیمہ پر رکھنی پڑتی ہے۔

جہاں تک پرانے تجارتی قافلوں کے گزرنے اور ان کی آمد و رفت کا تعلق ہے۔ یہ بات یقینی ہے۔ کہ مسلمان عرب تاجروں کا تعلق عرصہ دراز سے کسی نہ کسی رنگ میں اس ملک کے ساتھ ضرور تھا۔ اور اس عرصہ کو آٹھویں صدی مسیحی کے وسط یعنی دوسری صدی ہجری تک بھی ممتد کیا جا سکتا ہے۔ مگر اسلام کی اشاعت اور ترقی جو اپنے عروج کو پہونچی ہے۔ وہ نویں صدی مسیحی کا زمانہ ہے۔ اسی صدی کے وسط یعنی ۱۵۰۷ء میں جاوا میں ہندو راج کا خاتمہ ہوا۔

سولھویں صدی اور اسلام

اس صدی میں یہاں کے متعدد حکمران مسلمان تھے۔ ۱۵۶۸ء میں ایک حکمران حسن الدین کا ذکر خصوصیت کے ساتھ تاریخی کتب میں ہے جس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ مغربی جاوا میں اسکے ذریعہ سے اسلام کو کافی ترقی ہوئی۔ مشرقی جاوا کی ایک بندرگاہ گریک کے علاقہ میں ایک روایت کی بناء پر ۱۵۲۳ء میں ۳۰ ہزار کے قریب مسلمان موجود تھے۔ اسی طرح شمالی سماٹرا کے علاقہ میں بھی ایک مسلمان حکمران جس کا نام Ali Mugayat Shah تھا موجود تھا۔ اس کا زمانہ ۱۵۱۴-۲۸ء بیان کیا جاتا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس کی جھڑپیں پرتگالیوں کے ساتھ اکثر رہتی تھیں۔ جو اس وقت ملاکا (ملایا) پر قابض تھے۔ دراصل پرتگالیوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے۔ کہ وہ جس طرح بھی بن پڑے۔ مسلمانوں کی اور یہاں کے لوگوں کی تجارت کو نقصان پہنچائیں۔ اور اگر ممکن ہو تو اسے بالکل ختم ہی کر دیں۔

پرتگالیوں کی آمد مشرق بعید کے ان علاقوں میں ۱۵۰۹ء میں ہوئی۔ اور ۱۵۱۱ء میں وہ ملاکا پر پوری طرح سے قابض ہو گئے۔ اس زمانہ میں ملاکا بین الاقوامی تجارت کا مرکز تھا۔ اور مسلمان تاجروں کی آماجگاہ تھا۔ پرتگالیوں کے آنے سے یہاں کی تجارت کے حالات مسلمانوں کے لئے سخت ناسازگار ہو گئے۔ ملاکا کے تاجروں کا ایک معتدبہ حصہ ایسا تھا۔ جو مشرقی جاوا سے وہاں جا کر آباد ہوا تھا۔ ان مہاجرین کو مجبوراً پھر اپنے وطن کو واپس لوٹنا پڑا۔ کچھ حصہ ان تاجروں کا شمالی سماٹرا کے علاقہ میں چلا گیا۔ اور کثیر حصہ مشرقی جاوا کو۔ ملاکا میں اسلام چونکہ دیر سے موجود تھا۔ اس لئے یہ لوگ اپنے وطن کو واپس لوٹے۔ اور اپنے ساتھ اسلام بھی لے گئے۔ جس سے جاوا اور سماٹرا میں اسلام کو کافی ترقی اور تقویت حاصل ہوئی۔

ملاکا کے متعلق تاریخی کتب میں ذکر ہے۔ کہ چین کو جانے والے عرب اور ہندی قافلوں کا گزر گزشتہ زمانہ میں اسی آبنائے ملاکا سے ہوتا تھا۔ یہ جگہ چونکہ ہوائی رخ کے لحاظ سے بہت مناسب پڑتی تھی۔ اس لئے اس مقام کو تجارتی لحاظ سے بہت اہمیت حاصل تھی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مشرق بعید میں اول اول یہی علاقہ اسلام سے متعارف ہوا۔ اور اس کا لازمی اثر شمالی سماٹرا کے علاقوں پر بھی پڑا۔ جو اس کے عین سامنے قرب میں واقع ہے۔

تاریخی کتب سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ۱۴۰۹ء میں ملاکا کا بیشتر حصہ مسلمان ہو چکا۔

پندرھویں صدی اور اسلام

پندرھویں صدی عیسوی بھی ایسی ہے۔ جس کے حالات ایک حد تک ۱۶ ویں صدی کے ساتھ ملتے ہیں۔ بعض علاقوں میں مسلمان حکمرانوں کی ابتدا ہو چکی تھی۔ نیز اسکے علاوہ جاوا میں اسلام کے لئے جدوجہد اور تبلیغ ایک منظم صورت اختیار کر چکی تھی۔ اس ضمن میں ۹ ولیوں کا ذکر تاریخی کتب میں موجود ہے اور لکھا ہے۔ کہ انہوں نے وسطی جاوا (ڈیمک) میں اپنا ایک مرکزی نظام قائم کیا۔ اور وہاں انہوں نے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی۔ اس جگہ وہ اکثر اکٹھے ہوتے اور اسلام کی ترقی اور تبلیغ کے ضمن میں مشورے کیا کرتے تھے۔ انہی ولیوں میں ایک ممتاز شخصیت ملک ابراہیم المعروف مولانا مغربی کی ہے۔ آپ کی وفات ۱۴۱۹ء میں ہوئی اور آپ مشرقی جاوا کے مقام گریسک میں مدفون ہوئے۔

چودھویں صدی اور اسلام

چودھویں صدی کا زمانہ ایسا ہے جس میں یہاں کی تاریخ نسبتاً خاموش اور انفرادی رنگ کی تھی۔ اس وقت شمالی سماٹرا میں مسلمانوں کو کچھ اقتدار حاصل ہو چکا تھا۔ مگر اسے کوئی بہت بڑی اہمیت حاصل نہ تھی۔ تاہم وہاں ایک نہایت امید افزا رنگ میں اسلام کی ابتدا ہو چکی تھی۔ اور سرعت کے ساتھ اسلام کا قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا تھا۔

اسی صدی میں ابن بطوطہ کا شمالی سماٹرا میں آنا بھی تاریخ سے ثابت ہے۔ اس نے اپنے سفرنامے میں یہاں کے مسلمان حکمران کی تعریف کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ بادشاہ کے دربار میں علماء کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور ان کا کافی احترام کیا جاتا ہے اور انہیں بادشاہ کے دائیں جانب جگہ دی جاتی ہے۔ ابن بطوطہ نے علماء کی بعض اور صفات بیان کرنے کے علاوہ انہیں کثیر الجہاد کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ اس وقت کے بادشاہ نے اسلام کی کافی خدمت کی ہے۔ ابن بطوطہ نے اپنے دوران قیام میں شاہی گھرانہ میں ایک شادی کی تقریب میں بھی شرکت کی تھی۔ جس کا خاص طور پر اس نے ذکر کیا ہے۔ ابن بطوطہ کی آمد کا زمانہ پورے طور پر معین نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم قیاس یہی ہے۔ کہ وہ ۱۳۵۶ء کے قریب یہاں آیا ہے۔ نیز ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ اس وقت بعض اچھے عہدوں پر ایرانی متعین تھے۔

اس صدی میں گجرات (انڈیا) مسلمانوں کا ایک اہم مرکز بن چکا تھا۔ اور وہاں کے تاجر کثرت کے ساتھ جاوا آنے جانے شروع ہو گئے تھے۔ اور ان کی وجہ سے اسلام کو بھی یہاں کافی شہرت حاصل ہو رہی تھی۔ مشرقی جاوا کی بندرگاہ توبان اور اس کے بعد گریسک اس وقت کافی عروج پر تھیں۔ ان دونوں بندرگاہوں کا جاوا میں اسلام کی ترقی کے ضمن میں خاص طور پر اہمیت کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ ملاکا کی تجارت بھی اس وقت کافی زوروں پر تھی۔ اور ان دونوں تجارتی مراکز کا آپس میں گہرا رابطہ تھا۔ (باقی)

چوہدری عبدالغنی صاحب سابق نمبردار کوٹلہ گوجراں ضلع گورداسپور کہاں ہیں

چوہدری عبدالغنی صاحب موصوف اپنے گاؤں چک ۳/۱۴۲ دیبا پور ملتان سے مورخہ ۱۴/۵/۵۵ کو اپنے ایک عزیز کی برات کے ساتھ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کی طرف گئے تھے۔ لیکن ابھی تک واپس نہیں آئے۔ اور نہ ہی ان کا کوئی پتہ ہے۔ ان کے ایک مقدمہ کی دو تاریخیں گزر چکی ہیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو فوراً اپنے گاؤں پہنچ جاویں۔ اور اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو خاکسار کو مطلع فرماویں ممنون ہوں گا۔

محمد سعید اللہ منہاس ربوہ

سلسلہ احمدیہ کی غیر معمولی ترقی پر ایک نظر

(از محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرت سری گنج مغلپورہ)

پینسٹھ سال کا عرصہ ہُوا کہ مشرقی پنجاب کی ایک گمنام بستی قادیان کی مقدس سرزمین سے ایک شخص حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے یہ دعوےٰ کر کے دنیا کو محوِ حیرت کر دیا۔ کہ آخری زمانہ میں مسیح کے نزول اور مہدی کے ظہور کی جو پیشگوئی تھی۔ اس کا مصداق میں ہوں۔ اور میں ہی وہ موعود ہوں۔ جس کا جملہ ادیان میں وعدہ دیا گیا ہے۔ اس دعویٰ کے بعد جو طوفانِ بے تمیزی مخالفت کا برپا کیا گیا۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ سب مذاہب کے پیرو متحد ہو کر پورے زور کے ساتھ آپ کے خلاف میدان میں اتر آئے انہوں نے پوری کوشش کی۔ کہ آپ کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ دلائل اور مناظرے کے میدان سے گزر کر طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں سے حکومت کو آپ کے خلاف اکسانے کی کوشش کی گئی۔ جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ تمام اسلامی دنیا یہاں تک کہ مکہ مدینہ سے فتوے منگوائے گئے۔ غرض مخالفت کا کوئی پہلو ایسا نہ تھا۔ جو چھوڑا گیا ہو۔ الغرض تاریکی کے فرزند پورے لاؤ لشکر کے ساتھ آپ پر حملہ آور ہوگئے۔ ان کے مقابل پر ایک اکیلا شخص تھا۔ جس کے پاس کوئی جتھا نہیں تھا۔ کوئی ساز و سامان نہیں تھا۔ کوئی مال و دولت نہیں تھا۔ خود بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ

(۱) میں تو براہین کے چھپنے کے وقت ایسا گمنام شخص تھا۔ کہ امرتسر میں ایک پادری کے مطبع میں جن کا نام رجب علی تھا میری کتاب براہین احمدیہ چھپتی تھی۔ اور میں اس کے پروف دیکھنے کے لئے اکیلا امرتسر جاتا اور اکیلا واپس آتا تھا۔ اور کوئی مجھے آتے جاتے نہ پوچھتا۔ کہ تو کون ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۵۶)

(۲) "میں گمنام اور اکیلا اور نہایت کم درجہ کی حیثیت کا انسان تھا۔ کہ قابل ذکر نہ تھا" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

(۳) میرے پر ایک ایسا زمانہ گزرا ہے۔ کہ بجز چند گاؤں کے لوگوں کے اور کوئی مجھ کو نہیں جانتا تھا۔ یا کچھ اردگرد کے دیہات کے لوگ تھے۔ کہ روشناس تھے۔ اور میری یہ حالت تھی کہ اگر میں کبھی سفر سے اپنے گاؤں میں آتا۔ تو کوئی مجھے نہ پوچھتا۔ کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ اور اگر میں کسی مکان میں اترتا تو کوئی سوال نہ کرتا۔ کہ تو کہاں اترا ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز فروری ۱۹۰۳ء)

لیکن اس مردِ خدا کی ہمت کو دیکھو۔ کہ اس کے پائے استقلال میں ذرا تزلزل واقع نہیں ہُوا۔ ایک پہاڑ کی طرح اپنی جگہ پر کھڑے رہے۔ مخالفت کے طوفان اور عداوت کی آندھیاں آپ کا بال بیکا نہ کر سکیں۔ ہر مصیبت کے وقت آپ کا قدم آگے ہی بڑھتا گیا۔ ہمارے سامنے "تحفظ ختم نبوت" کے نام سے ایک عظیم الشان تحریک اٹھی۔ اور اس نے احمدیت کو مٹانے کی ایسی کوشش کی جس کی نظیر گذشتہ پون صدی کی مخالفانہ تحریکات میں ملنی مشکل ہے۔ لیکن خدا کے کام عجیب ہیں۔ عین اس وقت جب یہ آگ شعلۂ جوالا بن کر تحریک احمدیت کے نام لیواؤں کو بھسم کرنے والی تھی۔ اس نے ہوا کا رخ بدلا۔ اور اپنے مامور کی قائم کردہ تحریک کی حفاظت کے لئے سامان پیدا کر دیئے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس تحریک کی پشت پر خدائی ہاتھ ہے۔ اگر یہ تحریک خدا کی طرف سے نہ ہوتی۔ تو یہ کبھی کی مٹ چکی ہوتی۔ تحریک احمدیت کی ابتدائی حالت کو دیکھو۔ جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں اوپر بیان کی گئی ہے۔ اور پھر اس مخالفت کی طرف نگاہ کرو۔ جو اس کے سامنے آئی۔ اور پھر اس کی موجودہ حالت کا مطالعہ کرو۔ پھر انصاف سے کہو۔ کہ یہ خارق عادت کامیابی بغیر کسی غیبی نصرت و تائید کے ممکن تھی؟۔ ایک بیکس اور گمنام انسان اٹھا۔ اور دنیا بھر کی شدید مخالفت کے باوجود ۶۵ سال کے قلیل عرصہ کے اندر اندر اس نے اکناف عالم میں اپنا تسلط اس طرح جما لیا۔ کہ گویا مذہبی دنیا پر اسکی حکومت ہے۔ اور آج احمدیت پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ یہ باتیں کوئی قصے کہانیاں نہیں۔ بلکہ واقعات ہیں۔ جن کو دشمن بھی اپنی عداوت اور تعصب کے پردے میں چھپا نہیں سکتا۔ ایک حوالہ ملاحظہ فرماویں۔ جو صداقت احمدیت پر ایک زبردست برہان ہے۔ لکھا ہے۔

"میں اکثر اوقات اس پر غور کیا کرتا ہوں۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کو اپنے گمراہ کن مشن میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی۔ مجھے مرزا صاحب کی کامیابیوں کا سلسلہ لامتناہی نظر آتا ہے۔ اور جس وقت مرزا صاحب کے مخالفین کی نامرادیوں پر غور کرتا ہوں۔ تو وہ بھی بے حد و حساب نظر آتی ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ ایک شخص خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ پر کھڑا ہوتا ہے۔ ناہیں رسول کو چیلنج کرتا ہے۔ کہ تم سب مل کر بھی میرے مشن کو فیل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ خدا کی تائید میرے شامل حال ہے۔ تم جب بھی میرے مقابلے پر آؤ گے ہر مرتبہ ذلیل و نامراد ہوتے رہو گے۔ اور یہی میرے نبی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ... ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غیب سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک تازہ مثال دیکھئے۔ کہ جمیر کے حادثہ میں نہ جانے کتنے مسلمان لقمۂ اجل ہوگئے۔ لیکن مرزا صاحب کے ایک ممتاز پیرو کو خدا تعالےٰ نے بال بال بچا لیا۔ دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آتے ہیں۔ جن کی ایک مثال لاہور کا مارشل لاء ہے۔ ذرا سچے رسول کی ختم نبوت کی حفاظت کرنے والوں کی ناکامیاں اور تباہیاں سامنے لایئے۔ کس قدر زور دار تحریک اٹھی تھی۔ اور کیسے ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ گئی۔"

(ترجمان القرآن اگست ۱۹۵۴ء صہ ۵۷ و ۵۸)

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے

مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت

مکرم محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ نے جو خط الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر ان کے والد بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کو تعزیت کے لئے لکھا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"مکرم محترم بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ربوہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘ مکرم الحاج مولانا مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات کی خبر موصول ہونے پر جو صدمہ اور افسوس مجھے ہُوا ہے۔ وہ محتاجِ بیان نہیں۔ اور اس قلبی رنج و افسوس کو تقریباً جماعت کا ہر ایک فرد محسوس کرتا ہوگا۔ کیونکہ مرحوم ان کامیاب مجاہدین میں سے ایک مجاہد ہیں۔ جنہوں نے اپنے ملک و وطن اور عزیز و اقارب کو عین جوانی کے عالم میں چھوڑ کر دور دراز ملک مغربی افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ اور قریباً بیس بائیس سال فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں گذار دیئے۔ بالآخر شاندار خدمات دین سرانجام دیتے ہوئے میدانِ عمل ہی میں جامِ شہادت نوش فرمانے کی سعادت حاصل کی۔

ایسے کامیاب مجاہدین کا وفات پا جانا یوں تو تمام جماعت کے نقصان اور صدمہ کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن فطرتی طور پر جو صدمہ اس قابل قدر فرزند کے بوڑھے باپ اور اس کے بھائی و اہل و عیال کو ہُوا ہوگا۔ اس کا اندازہ دوسروں کے قیاسات سے بالاتر ہے۔ جس کی تلافی بجز ذات باری تعالےٰ ناممکن ہے۔

لیکن انسانی تقاضے کے ماتحت میں بھی اس صدمہ میں اپنی طرف سے اور مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے آپ سے اور آپ کے صاحبزادے شیخ بشیر احمد صاحب (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ جھنگ) اور مرحوم کے بیوی بچوں اور دیگر پسماندگان سے دلی اظہار ہمدردی کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔ (دستخط) (مرزا ناصر احمد) نائب صدر مرکزیہ انصار اللہ۔

امراء صاحبان کے لئے ایک ضروری اعلان

افراد جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت و دینی اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ کہ ناظر صاحبان جماعتوں کا دورہ کریں۔ لہٰذا امراء صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے ضلع کی جماعتوں کی تعداد تحصیل وار نظارت میں بھجوائیں۔ فہرست میں ہر جماعت کے افراد کی تعداد درج ہو۔ نیز اس بات کی صراحت ہو۔ کہ جماعت میں پہنچنے کے لئے آسان ذریعہ کیا ہے۔ مثلاً یہ کہ ریل جاتی ہے۔ بس یا تانگہ وغیرہ۔ نیز یہ کہ کس دیہاتی جماعت کا پکی سڑک سے کتنا فاصلہ ہے۔ کسی جماعت کے متعلق اگر کوئی خصوصیت ہو۔ تو وہ بھی تحریر کی جائے۔

ان تفصیلات کی تکمیل کے لئے مبلغین علاقہ اور دیگر کارکنان کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ضلع کے امراء صاحبان کے ساتھ پورا تعاون کریں۔

(فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

ولادت

مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل اکاؤنٹنٹ وکالت دیوان تحریک جدید کے ہاں ۲۰ مئی ۱۹۵۵ء کو خدا تعالےٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نومولود کو عمر دراز عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

سابقون الاولون کی انیس سالہ کتاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں

(از مکرم وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

صوبہ سرحد کے ایک مخلص اور فدائے سلسلہ دوست جو تحریک جدید میں خود اور ان کی اہلیہ صاحبہ شامل ہیں اور وہ شاندار قربانی کرتے آرہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پہلے سال -/۲۰۰ روپیہ دیا تھا۔ اور دسویں سال دو ہزار۔ اور انیسویں سال چھبیس سو روپیہ وہ اپنا ایک رویا اس طرح لکھتے ہیں۔

"اخبار ۲۲ مئی میں آپ کا نوٹ دور اول کے سابقون الاولون کا شاندار مستقبل پڑھ رہا تھا۔ کہ فوراً مجھے اپنا ایک رویاء یاد آیا۔ جو میں نے کسی وقت قبل دیکھا تھا"

"میں نے دیکھا۔ کہ ایک مکان میں ہوں۔ اور وہاں کوئی آکر مجھے کہتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے ہیں اور ان کے پاس ایک کتاب ہے جس میں مومنوں کے نام درج ہیں۔ ساتھ اس کے یہ بھی اس نے کہا کہ اس عاجز (راقم) کا نام بھی اس میں درج ہے"

اس رویاء کے بعد میں نے اخبار میں پڑھا۔ کہ ایک کتاب شائع کی جائیگی جس میں ان سب کے نام درج ہوں گے جنہوں نے مسلسل انیس سال سے تحریک جدید میں چندہ دیا ہو"

"اس پر مجھے اپنا رویاء یاد آیا۔ کہ جو کتاب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ لے آئے تھے اور جس میں خاکسار کا نام بھی درج تھا۔ وہ یہی کتاب ہے۔ جس میں ان سب کے نام درج کئے جائیںگے۔ جنہوں نے مسلسل انیس سال تحریک جدید میں چندہ ادا کیا ہو"

یہ محترم بزرگ ۱۹۲۶ء میں اپنی ملازمت سے ریٹائر ہو چکے تھے۔ مگر انہوں نے باوجود کمی آمد کے اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے مال میں کمی نہ کی۔ بلکہ ۱۹۲۶ء کے بعد بھی انیسویں سال تک اسی طرح اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے ادا کرتے آرہے ہیں۔ جس طرح ملازمت میں شاندار اضافہ سے دیتے آرہے تھے۔ یہ نوٹ ان کے لئے شائع کیا جانا مناسب ہے۔ جو پنشن پر آنے سے اپنے چندہ میں کمی کرتے ہیں۔ جو احباب کمی کر چکے ہیں وہ اگر چاہتے ہیں کہ ان کا نام قواعد کے مطابق کمی کرنے کی وجہ سے صف دوم میں آتا ہے۔ لیکن وہ صف اول میں آنا چاہتے ہوں۔ تو اب گذشتہ سالوں کی کمی کا ازالہ کر لیں بعض احباب نے ایسا کیا ہے سابقون الاولون کو یہ یاد رہنا چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ شروع تحریک میں یہ فرما چکے ہیں

تحریک جدید کی اہمیت

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ"

"تحریک جدید خدا نے جاری کی"

"میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہ تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ پس یہ میری تحریک نہیں۔ خدا تعالےٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

"اس کے علاوہ بیسیوں رویاء کشوف اور الہامات اس تحریک کے بابرکت ہونے کے متعلق لوگوں کو ہوئے ہیں۔ بعض کو رویاء میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ یہ تحریک بابرکت ہے۔ بعض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ یہ تحریک بابرکت ہے اور بعض کو الہامات ہوئے کہ یہ تحریک بہت بابرکت ہے۔ غرض یہ ایسی تحریک ہے جس کے بابرکت ہونے کے متعلق بیسیوں رویاء و کشوف اور الہامات کی شہادت موجود ہے"

"اس کے علاوہ تحریک جدید کے واقعات اس کشف سے بہت حد تک ملتے جلتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے (۱۸۹۱ء میں) دیکھا اور جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ چنانچہ شروع سے اس کی تعداد پانچ ہزار کے گرد چکر لگا رہی ہے۔ چنانچہ رویاء یہ ہے"

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص سے کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا ایک لاکھ تو نہیں۔ مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائیگا" تب آپ فرماتے ہیں میں نے کہا۔ کہ پانچ ہزار تھوڑے ہیں پر اگر خدا چاہے۔ تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں"

دور اول کے سابقون الاولون کا خطاب پانیوالے اپنے اس خوش بخت مستقبل پر جس قدر حمد الہٰی کے گیت گائیں اور جس قدر سجدات شکر اپنے مالک کے حضور کریں تھوڑے ہیں۔ اور جس قدر دعائیں تڑپ تڑپ کر مثیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے متواتر کریں۔ کم ہیں۔ کیونکہ یہ سعادت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت میں ہی نصیب ہوئی ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

"پس میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں کے ذمہ تحریک جدید کے گذشتہ سالوں میں اسے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا چندہ تحریک جدید واجب ہے۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کر لیں۔ اگر وہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے۔ تو ہم سے یا تو معافی لے لیں۔ یا اپنے نام فہرست سے کٹوا لیں۔ تا نہ تو خود گناہ گار ہوں اور نہ صحیح لسٹ کے متعلق ہمیں دھوکا لگے"

پس بقایا دار احباب اس پر خاص توجہ فرما دیں۔ اور اپنا نام بقایا ادا کر کے درج فہرست کروا لیں۔ والسلام (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مودودی صاحب کی طرف سے تمام مجددین کی توہین

مفسر قرآن مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور

(ادارہ کا اس مضمون سے پوری طرح متفق ہونا ضروری نہیں)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان فرمایا ہوا ہے کہ ہم نے اس قرآن مجید کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ سارے نظام عالم کو کلمہ کن سے بھی چلا سکتا ہے۔ مگر اس نے اپنی مرضی ... اب بنایا ہوا ہے کہ ہر ایک کام سلسلہ اسباب کے ذریعہ سے کرتا ہے۔ اگرچہ کبھی کبھی قدرت کا کرشمہ دکھا بھی دیتا ہے۔ کہ میں ظاہری اسباب کے سوا بھی کام کر سکتا ہوں مثلاً اولاد ہمیشہ مرد اور عورت کے ملاپ سے ہی پیدا ہوتی ہے مگر اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ پیدا کر کے دکھا دیا کہ میں بن باپ پیدا کرنے پر بھی قادر ہوں۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کو بن ماں باپ پیدا کر کے دکھا دیا کہ میں بن ماں باپ بھی پیدا کر سکتا ہوں۔

قرآن مجید کی حفاظت کے اسباب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے نقوش اور طرز تحریر کو کاتبوں کے ذریعہ سے محفوظ رکھا۔ الحمد للہ! عربی نویس کاتبوں کو اس مبارک زمانہ سے لے کر آج تک ہر جگہ موجود ہیں۔ قرآن مجید کے نقوش کے تلفظ کی حفاظت حفاظ قرآن مجید کے ذریعہ سے کرائی۔ یہ حضرات ان نقوش کا صحیح تلفظ ادا کر کے سنا دیتے ہیں۔ اور دوسروں کو سکھا دیتے ہیں۔ ان الفاظ کے معانی اور مطالب کا حل اللہ تعالیٰ نے علمائے کرام کے ذریعہ سے آج تک کرایا۔ رحمۃ للعالمین کے مبارک زمانہ سے لیکر آج چودھویں صدی تک کے علمائے کرام قرآن مجید کے معانی اور مطالب کا حل نسلاً بعد نسلٍ مسلمانوں کو سمجھاتے آئے ہیں اور اپنی صحبت میں بٹھا کر عملی رنگ صوفیائے کرام چڑھاتے آئے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے جو شخص اللہ پر توکل کرے تو اللہ اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو جاتا ہے کیا استاد سے اس آیت کا ترجمہ پڑھ لینے کے بعد طالب العلم عملاً متوکل بھی ہو جاتا ہے۔ نہیں ہاں متوکل کامل کے پاس کچھ عرصہ تک رہے بشرطیکہ کامل کے ساتھ عقیدہ ادب اور اطاعت میں فرق نہ آئے تو خدا کے فضل سے کامل کی صحبت کی برکت سے یہ شخص بھی متوکل ہو جائے گا یعنی ماسوی اللہ سے بے نیاز ہو جائے گا۔ اور فقط ایک اللہ پر اس کا بھروسہ ہو جائے گا۔

ایک خدمت باقی

ابھی قرآن مجید کی حفاظت کی ایک خدمت باقی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ پہلی امتوں نے اپنے اپنے دین کی تحریف کی ہے یعنی بعض ضروری حصے دین کے نظر انداز کر دیئے اور بعض غیر ضروری چیزوں کو دین کا جزو بنا لیا۔ اس تحریف کی وجہ سے ... کئے گئے گزشتہ زمانہ میں پیغمبر تشریف لایا کرتے تھے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں اس قسم کے انبیاء علیہم السلام کافی تعداد میں پیدا ہوتے رہے ہیں چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ اعلان کروایا" انّ اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا (رواہ ابو داؤد)" ترجمہ بے شک اللہ عزوجل اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسا شخص بھیجے گا جو اس امت کے دین کی تجدید کریگا۔ یہ حدیث محدثین کے ہاں صحیح ہے اور اس کے راوی سب ثقہ ہیں۔ یعنی اس حدیث کے رحمۃ للعالمین کا ارشاد ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

مجدد کیا کرے گا؟

"یبین السنۃ من البدعۃ ویکثر العلم وینصر اھلہ ویکسر اھل البدعۃ ویذلھم قالوا ولا یکون الاعالماً بالعلوم الدینیۃ الظاھرۃ والباطنۃ قالہ المناوی فی فتح القدیر شرح الجامع الصغیر وقال العلقمی فی شرح معنی التجدید احیاء ما اندرس من العمل بالکتاب والسنۃ والامر بمقتضاھما من عون المعبود شرح ابی داؤد"

ترجمہ: سنت کو بدعت سے جدا کرے گا۔ علم کو پھیلائے گا۔ اہل علم کی مدد کرے گا اور بدعتیوں کی کمر ہمت توڑ دے گا۔ اور انہیں ذلیل کرے گا۔ فرمایا وہ علوم دینیہ ظاہرہ اور باطنہ کا عالم ہوگا۔ یہ بات مناوی نے فتح القدیر شرح جامع صغیر میں کہی ہے اور علقمی نے اپنی شرح میں کہا ہے۔ تجدید کے معنی ان چیزوں کا زندہ کرنا ہے جو کتاب وسنت میں سے عمل کرنے میں مٹ گئی ہوں اور کتاب وسنت کے تقاضوں کے مطابق حکم کیا جاتا ہو۔

اس کی شہادت

قال الحاکم سمعت ابا الولید حسان بن محمد الفقیہ یقول غیر مرۃ سمعت شیخاً من اھل العلم یقول لابی العباس ابن سریج ابشر ایھا القاضی فان اللہ من علی المسلمین بعمر بن عبد العزیز علی رأس المائۃ فاظھر کل سنۃ وامات کل بدعۃ ومن اللہ علی رأس المائتین بالشافعی حتی اظھر السنۃ واخفی البدعۃ من عون المعبود (شرح ابی داؤد)

ترجمہ۔ حاکم نے کہا میں نے ابوالولید حسان بن محمد فقیہ سے بارہا سنا ہے ... علماء میں سے ایک صاحب سے سنا ہے جو ابی العباس ابن سریج کو کہہ رہے تھے اے قاضی تمہیں مبارک ہو کہ اللہ نے عمر بن عبد العزیز کو صدی کے سر پر بھیج کر مسلمانوں پر احسان کیا ہے۔ اس نے ہر سنت کو زندہ کر دیا ہے اور ہر بدعت کو مٹا دیا ہے اور اللہ نے دوسری صدی کے سر پر شافعی کے ذریعہ سے احسان کیا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے سنت کو زندہ کر دیا ہے اور بدعت کو مٹا دیا ہے

حاصل یہ نکلا کہ صدی کے سر پر مجدد پیدا ہوگا جو عالم دین ہوگا۔ اپنی قوت ایمانی اور جرأت خدا داد اور اپنی علمی قابلیت کے شہرہ آفاق ہونے کے لحاظ سے ہر سنت کو زندہ کرے گا اور ہر بدعت کو پامال کر دیگا۔

حفاظت دین میں مجدد کی ضرورت

سطور سابق سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ جس طرح نقوش قرآن مجید کے تحفظ کے لئے عربی نویس کاتبوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ جس طرح ان نقوش کے صحیح تلفظ بتلانے کے لئے قارئین کرام کا وجود ضروری ہے۔ جس طرح الفاظ قرآن مجید کے معانی اور مطالب سمجھانے کے لئے عربی دان علمائے کرام کا وجود ضروری ہے ......

....

....

جس طرح قرآن مجید کا عملی رنگ چڑھانے کے لئے مزکین یعنی صوفیائے کرام کا وجود ضروری ہے ان خدام محافظین قرآن مجید کا وجود پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک بفضلہ تعالیٰ موجود ہے اسی طرح مجددین کرام کا وجود مسعود بھی ہر صدی میں ہونا ضروری ہے تاکہ ہر دور میں جو بدعات دین محمدی میں داخل ہوں۔ ان سے دین کو پاک کر کے مسلمانوں کو اصلی دین سے روشناس کرائیں اگر مجددین حضرات کا وجود نہ پیدا ہوتا تو خدا جانے آج تک اصلی نقشہ اسلام کا موجود بھی رہتا یا نہ۔ لہذا ثابت ہوا کہ مجددین حضرات کی خدمات بھی تحفظ قرآن مجید کیلئے لازمی تھیں۔ اس لئے مجددین کا وجود مسعود ایک اشد ضروری چیز ہے۔

مجدد کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

یہ ہوا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد پیدا ہوگا۔ چنانچہ ہر صدی میں مجدد پیدا ہوتے رہے۔ جنہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مجدد مانتی ہے اور ان کے ناموں کی فہرست بھی محدثین حضرات کی شروح حدیث اور فقہاء عظام کے فتاویٰ میں موجود ہے

مودودی صاحب کا فیصلہ رسول اللہ صلعم کے خلاف

"مجدد کامل کا مقام تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا ہے۔ قریب تھا کہ عمر بن عبد العزیز اس منصب پر فائز ہو جاتے مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے ان کے بعد جتنے مجدد پیدا ہوئے ان میں سے ہر ایک نے کسی خاص شعبہ یا چند شعبوں ہی میں کام کیا۔ مجدد کامل کا مقام ابھی تک خالی ہے" (از تجدید احیائے دین مؤلفہ مودودی صاحب صفحہ ۱۳۲ چوتھا ایڈیشن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اجماع امت کی توہین

کیا مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ "اب تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا ہے" اس میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا نہیں جا رہا۔ کیا آپ کا یہ مطلب تھا کہ چودھویں صدی تک سب ناقص ہی ناقص مجدد پیدا ہوتے رہیں گے اس کے بعد کہیں مجدد کامل پیدا ہوگا۔ اور پھر اس کی میعاد بھی کوئی متعین نہیں خدا جانے کب پیدا ہوگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ناقص مجددوں کا اعلان فرمایا اور چودھویں صدی تک امت اس اعلان کا مطلب غلط سمجھتی رہی کہ آپ کے فرمانے کے بعد ہر ایک صدی میں یہ مبارک لقب مجدد کا اس دور کے مجدد کو دیتی رہی۔ اب چودھویں صدی میں

مودودی صاحب

نے پیدا ہو کر اس حدیث کا مطلب لوگوں کو سمجھایا۔ کیا سوہنی عقل ہے اور کیا خوب محققانہ علم ہے۔ خدا تعالیٰ جب عقل چھین لیتا ہے تو ایسی ہی باتیں زبان اور قلم سے نکلا کرتی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مودودی صاحب فرمان نبوی صلعم کا مطلب ہی نہیں سمجھے

مودودی صاحب آپ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہی نہیں سمجھے معلوم ہوتا ہے کہ قواعد عربیہ سے آپ ناواقف ہیں۔ فرمان یہ ہے:

"ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا"

مودودی صاحب! یہ جملہ اسمیہ ہے جو دوام واستمرار کے لئے ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ پر مزید تاکید کیلئے انّ کا لفظ آیا ہوا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس میں شک ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسا شخص بھیجے گا۔ جو اس امت کے دین کی تجدید کرے گا"

مودودی صاحب کی نظر میں اس ڈھنڈورے کے اعلان کی حقیقت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فخریہ اور ڈھنڈورے کے طور پر یہ اعلان فرمایا کہ اے مسلمانو! فکر نہ کرو۔ ہر صدی میں ایسے مجاہد مجدد پیدا کرونگا جو تمہارے دین کے جھنڈے کو سر بلند کرتے رہیں گے مودودی صاحب فرماتے ہیں۔ آج تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا یعنی جو مجدد پیدا ہوئے

سب ناقص پیدا ہوئے گویا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے اعلان کرنے کے بعد مجدد کامل پیدا کرنے کی اب تک توفیق نہیں ملی۔ نعوذ باللہ من ذالک

مودودی صاحب کے عقیدہ کے مطابق مجددین کی مثال

مثلاً ایک شخص کسی بزرگ سے اپنے ہاں بیٹا پیدا ہونے کی دعا کرتا ہے۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں میری دعا قبول فرمالی ہے چار بیٹے تمہیں عطا ہوں گے مگر سب مخنث یعنی ہیجڑے ہوں گے۔ کیا وہ دعا کرانے والا خوش ہو سکتا ہے کہ میرے حق میں دعا خوب قبول ہوئی ہے۔

دعا

اے اللہ! تو مہربانی فرما کر مودودی صاحب اور ان کے حلقہ بگوشاں کو ہدایت عطا فرما اور انہیں گمراہی کے گڑھے سے نکال کر پھر اپنے سچے اسلام کا متبع بنا۔ آمین ثم آمین۔

(منقول از نوائے پاکستان ۲۶ مئی ۱۹۵۵ء)

مصری وفد چین جائے گا

لنڈن ۳۱ مئی۔ کل یہاں ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ مصر کا ایک سرکاری وفد اگلے ماہ کے شروع میں محمد ابو حسین کی قیادت میں چین کا دورہ کرے گا۔

میٹرک کے امتحان میں شرکت پر پابندی

لاہور ۳۱ مئی۔ پنجاب میں مجلس قانون ساز تعلیم کے فیصلے کے مطابق آئندہ پرائیویٹ امیدوار اس وقت تک شریک نہیں ہو سکے گا جب تک اس نے مڈل نہ پاس کر لیا ہو اور اس امتحان کے بعد دو سال نہ گذار لئے ہوں۔

توقع ہے کہ اس طرح پنجاب میٹرک کے امتحان میں شرکت کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہو جائیگی موجودہ صورت میں زیادہ تر امیدوار غیر تسلیم شدہ سکولوں کی طرف سے امتحان میں بیٹھتے ہیں جو پانچ سال کا باقاعدہ نصاب دو تین سال میں ختم کر دیتے ہیں۔ مجلس قانون تعلیم کے فیصلے کے مطابق اب السنہ مشرقیہ کے امتحانات میں بھی براہ راست شرکت نہیں کی جا سکتی۔ اور آنرز کے امتحانات میں بیٹھنے سے قبل پرافیشنسی کے امتحان پاس کرنے ضروری ہیں۔

امریکی حکومت پر نکتہ چینی

واشنگٹن ۳۰ مئی۔ امریکی سنیٹ کے رکن مسٹر سٹوارٹ سمنگٹن نے کل ایک ٹیلیویژن انٹرویو میں حکومت کے اسلحہ بندی کے پروگرام پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ روس کی فضائیہ امریکہ کی فضائیہ سے بڑی ہے۔ سٹوارٹ ٹرومین کے دور حکومت میں امریکی فضائیہ کے سیکرٹری تھے۔ ایک اور سینیٹر ڈارن مگنوسن نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

چین نے امریکہ کے چار ہواباز رہا کر دیئے!

عالمی کشیدگی کم کرنے میں مدد دینے کا اقدام

نئی دہلی ۳۱ مئی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے خاص مشیر اور اقوام متحدہ میں ہندوستان کے نمائندے مسٹر کرشنا مینن نے بتایا ہے کہ چین ان چار امریکی ہوابازوں کی رہائی کے متعلق کوئی اعلان جاری کرے گا جو اس وقت چین میں نظر بند ہیں۔

مسٹر کرشنا مینن نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ کمیونسٹ چین نے یہ اقدام ہندوستان کی درخواست پر عالمی کشیدگی کو کم کرنے کے سلسلہ میں پہلے قدم کے طور پر کیا ہے۔ مسٹر مینن حال ہی میں مسٹر چو این لائی سے فارموسا کے متعلق بات چیت کرنے کے بعد واپس آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں امریکی قیدیوں کی رہائی کے لئے چین نہیں گیا تھا۔ آپ نے کہا ہندوستان چین اور امریکہ میں مصالحت نہیں کرا رہا۔ بلکہ وہ صرف قیام امن کے لئے کوششیں کرنا چاہتا ہے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ چار امریکی ہواباز رہا کئے جا چکے ہیں چین میں اس وقت پندرہ ہواباز نظر بند ہیں جن میں سے گیارہ جاسوسی کے الزام میں سزائے قید بھگت رہے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ چین چار امریکی ہوابازوں کو بھی رہا کرے گا۔

"کشمیر پاکستان کا حصہ بن کر رہے گا"

راولپنڈی ۳۱ مئی۔ مرکزی وزیر اطلاعات و امور کشمیر سردار ممتاز علی نے کل پلندری کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے یقین ظاہر کیا کہ کشمیر پاکستان کا ایک حصہ بن کر رہے گا۔ آپ نے کہا لیکن اس مقصد کے حصول کے لئے بڑی قربانیاں دینا پڑیں گی۔ سردار ممتاز علی آزاد کشمیر کا دورہ ختم کرنے کے بعد لاہور پہنچ گئے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں قدرتی گیس

ڈھاکہ ۳۱ مئی۔ مشرقی پاکستان میں سلہٹ سے ۱۳ میل دور ہری پور کے مقام پر قدرتی گیس دریافت ہوئی ہے۔ پاک پٹرولیم کمپنی تیل دریافت کرنے کے لئے کنواں کھود رہی تھی۔ جب کنوئیں کی گہرائی ۸۰۰ فٹ تک پہنچی تو قدرتی گیس کنوئیں کے گھیرے سے باہر نکلنی شروع ہو گئی۔

روس اور یوگوسلاویہ

تجدید تعلقات کی کوششوں کا پس منظر

روس کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری کروشیف۔ وزیر اعظم مارشل بلگانن اور کئی دوسرے لیڈر ان دنوں یوگوسلاویہ آئے ہوئے ہیں۔ روسی لیڈروں نے خود اپنی خواہش پر کسی دوسرے ملک میں جا کر وہاں کے زعماء سے گفت و شنید کرنے کا یہ غیر معمولی اقدام اس غرض سے کیا ہے۔ کہ روس اور یوگوسلاویہ میں گذشتہ سات سال سے علیحدگی اور کشیدگی کی جو فضا قائم چلی آرہی ہے۔ اسے دور کیا جائے۔ اور روٹھے ہوئے اشتراکی ساتھیوں کو دوبارہ حلیف بنایا جائے۔

گذشتہ چند ماہ سے روس کی خارجہ پالیسی میں نمایاں تبدیلی آرہی ہے۔ اور مغربی ممالک کے مقابلے کے لئے فوجی اور جنگی تیاریوں کے ساتھ ساتھ اشتراکی بلاک کے نظریاتی اتحاد و استحکام پر خاص زور دیا جا رہا ہے۔ مغربی جرمنی کی آزادی اور اوقیانوسی تنظیم میں شمولیت سے یورپ میں مغربی طاقتوں کے اثر و رسوخ اور قوت میں جو اضافہ ہوا ہے۔ روسی لیڈر اس سے خاصے پریشان نظر آتے ہیں۔ اور اب وہ اس فکر میں ہیں۔ کہ اور نہیں تو مغربی یورپ کے درمیان غیر جانبدار ملکوں کا ایک ایسا سلسلہ قائم ہو جائے۔ جو روس سے دوستی کا دم بھرے۔ آسٹریا کی آزادی اور یوگوسلاویہ سے تجدید تعلقات کی کوشش میں یہی نظریہ کارفرما ہے۔

۱۹۱۸ء میں پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ پر آسٹریا ہنگری کی سلطنت کے حصے بخرے ہونے کے بعد اس کے صوبوں کروشیا۔ بوسینا ہرزیگووینا اور ڈالمیشیا کو سربیا سے ملا کر یوگوسلاویہ کی یونین قائم کی گئی۔ اور بلغراد اس کا دارالحکومت قرار پایا۔ ۱۹۲۹ء میں شاہ الیگزینڈر اول نے یہاں آمریت قائم کر کے اسے سلطنت یوگوسلاویہ میں تبدیل کر دیا۔ ۱۹۳۴ء میں شاہ کو قتل کر دیا گیا۔ اور پرنس پال کے زیر قیادت نگران حکومت قائم کر دی گئی۔ اس دوران یوگوسلاویہ میں جرمنی کا اثر و نفوذ بڑھنے لگا۔ ۱۹۴۱ء میں قوم پرست عناصر نے جرمنی کے بڑھتے ہوئے اقتدار کے پیش نظر حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ جرمنی اور اٹلی نے یوگوسلاویہ پر حملہ کر دیا۔ لیکن قوم پرست فوجوں نے محوری طاقتوں کے خلاف علم بغاوت بلند رکھا۔ اور ۱۹۴۴ء میں مارشل ٹیٹو کے محاذ آزادی نے جو قوم پرست فوجوں ہی کا ایک حصہ تھا۔ اتحادی طاقتوں کی مدد سے یوگوسلاویہ کو آزاد کرا لیا۔ اور ۱۹۴۵ء میں اس کے جمہوریہ ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ مارشل ٹیٹو جن کا اصل نام جوزف بروز ہے۔ پرانے کمیونسٹ لیڈر ہیں۔

روس نے یوگوسلاویہ کی تحریک آزادی کی کامیابی کے لئے قوم پرست جماعتوں کو جو تھوڑے بہت فرق کے ساتھ اشتراکیت سے متاثر تھیں۔ خاطر خواہ مدد دی تھی۔ اس لئے دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر یوگوسلاویہ میں اشتراکی رجحانات پوری طرح نمایاں ہو گئے۔ اور ۱۹۴۷ء میں یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی اشتراکیت کی بین الاقوامی تنظیم کامنفارم کی رکن بن گئی۔ لیکن مارشل ٹیٹو کمیونسٹ ہونے کے ساتھ ساتھ کٹر وطن پرست بھی تھے۔ وہ اشتراکیت کے اقتصادی نظام کو ضرور اپنے ملک میں رائج کر چکے تھے۔ لیکن وہ ماسکو کے اشاروں پر ناچنے اور یوگوسلاویہ کو روس کی کٹھ پتلی بنانے پر تیار نہ تھے۔ اس لئے ۱۹۴۸ء میں مارشل سٹالن کے ایماء پر مارشل ٹیٹو پر غیر اشتراکی ملکوں سے تعاون و اشتراک اور ملک میں اشتراکیت کی بجائے اشتراکیت نما آمریت قائم کرنے کا الزام عائد کر کے یوگوسلاویہ کو کامنفارم سے خارج کر دیا گیا۔ یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی نے مارشل ٹیٹو پر اظہار اعتماد کر کے روس سے علیحدگی پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اور اسی وقت سے یوگوسلاویہ اشتراکی ملک ہونے کے باوجود روسی بلاک سے علیحدہ اور کبیدہ خاطر رہا ہے۔

روس سے علیحدگی کے بعد مارشل ٹیٹو نے مغربی طاقتوں کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ اور ۱۹۴۹ء میں یوگوسلاویہ کو اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے قرضہ مل گیا۔ اور اس نے مغربی بلاک سے تجارتی تعلقات بڑھانے شروع کر دیئے۔ رفتہ رفتہ روس اور یوگوسلاویہ کی کشیدگی اس حد تک بھی پہنچ گئی۔ کہ ایک وقت دونوں ملکوں نے اپنی اپنی فوج سرحد پر بھیج دی تھی۔ بعد ازاں روس کے حلیف کمیونسٹ ملکوں نے یوگوسلاویہ سے اپنے تمام معاہدات ختم کر دیئے۔ ۱۹۴۹ء میں یوگوسلاویہ امریکہ کی مدد سے اقوام متحدہ کا رکن بھی منتخب ہو گیا۔ ۱۹۵۲ء میں یوگوسلاویہ کے عالمی بنک نے تین کروڑ کی امداد دی۔ اسی طرح وہ روس سے علیحدگی کے بعد امریکہ اور دوسری مغربی طاقتوں سے مختلف معاہدات کے تحت بیش مقدار امداد حاصل کر چکا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

برطانیہ میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا

گودی مزدوروں اور ریلوے ملازمین کی ہڑتال کا شاخسانہ

لنڈن یکم جون۔ سارے برطانیہ میں کل ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا۔ ریلوے کے مزدوروں کی ہڑتال سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس سے نپٹنے کے لئے حکومت نے ہنگامی حالت کا اعلان کیا ہے تاکہ ملک کی معیشت کو نقصان سے بچانے کے لئے ہر ضروری قدم اٹھایا جا سکے۔

ادھر برطانیہ کے فولاد کے دو سب سے بڑے کارخانوں کی انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ ریلوے کی ہڑتال اگر اس ہفتے کے آخر تک جاری رہی تو وہ اپنا کام بند کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

برطانی ٹرانسپورٹ کمیشن کے ایک اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں گودیوں میں کام کرنے والے جن مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی تھی ان کی تعداد بیس ہزار تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ اس وقت برطانیہ کی بندرگاہوں میں دو ہزار سے زائد جہاز یا تو بیکار کھڑے ہیں یا ان پر کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد کم ہے۔

سلہٹ کے قریب قدرتی گیس میں آگ

کراچی یکم جون پاکستان پٹرولیم کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ سلہٹ کے آزمائشی کنوؤں کے علاقے کے قریب قدرتی گیس میں آگ لگ گئی۔ اس لئے اب اس کنوئیں پر مزید کام کرنا ممکن نہیں۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۳۰ مئی کو گیس کے کنوئیں سے دو سو گز کے فاصلہ پر زمین کی سطح کے مختلف دہانوں سے آگ پھوٹ نکلی۔ ان میں سے ایک دہانہ جس میں آگ لگ گئی تھی وہ اب بجھ گئی ہے آزمائشی کنوئیں سے تین سو گز کے فاصلے پر دہانے میں گیس کو اب آگ لگی ہوئی ہے۔ آگ سے کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ کام کرنے والے عملے کے افراد اور خاندانوں کو سلہٹ پہنچا دیا گیا ہے کمپنی نے کہا ہے کہ حالت پر قابو پانے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے گی۔

یو۔پی میں فرقہ وارانہ فساد

نئی دہلی یکم جون یہاں ایک اخبار نے خبر شائع کی ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ عید سے ایک روز قبل یو پی کے مقام بیگو سرائے میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا جس میں بہت مارپیٹ اور جھگڑا ہوا۔

روس اور یوگوسلاویہ

(بقیہ صفحہ ۲)

یوگوسلاویہ متنازعہ امور میں غیر جانبدار ہے۔ لیکن گذشتہ پانچ سال اس کا رجحان اشتراکی ملک ہونے کے باوجود مغربی طاقتوں کے حق میں رہا ہے۔ روسی لیڈروں کے حالیہ دورہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ گذشتہ سات آٹھ سال کے کشیدہ تعلقات کو ختم کر کے دونوں ملکوں میں از سر نو اتحاد و دوستی کا رابطہ قائم کیا جائے۔ چنانچہ کمیونسٹ لیڈروں نے ۱۹۴۸ء کے واقعات کی وضاحت کرتے ہوئے بیریا کو روس اور یوگوسلاویہ کے انقطاع تعلقات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ یوگوسلاویہ کے کمیونسٹ لیڈروں نے اس وضاحت کو مضحکہ خیز قرار دیا ہے۔ اگرچہ یوگوسلاویہ میں روسی لیڈروں کا رسمی خیر مقدم ضرور کیا گیا ہے۔ لیکن مارشل ٹیٹو نے واضح کر دیا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ روس سے سیاسی جماعتوں کی سطح پر گفت و شنید کے لئے تیار نہیں۔ البتہ وہ سرکاری سطح پر دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر بنانے اور اس طرح عالمی امن کے مفاد کو تقویت پہنچانے کیلئے گفت و شنید کرنے پر رضامند ہے۔ دونوں ملکوں کے رجحانات سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ روس نظریاتی ہم آہنگی کے باوجود یوگوسلاویہ کو دوبارہ اپنا حلقہ بگوش نہیں بنا سکے گا۔ اور یوگوسلاویہ حسب سابق روسی تسلط سے گریز اور مغربی ملکوں سے خوشگوار تعلقات کے حقیقت پسندانہ موقف پر قائم رہے گا۔

(نوائے وقت یکم جون ۱۹۵۵ء)

بقیہ: مکرم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ۔ مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین۔ مکرم جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ، مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب وکیل التعلیم مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب جنرل پریذیڈنٹ ربوہ اور مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب انچارج نور ہسپتال ربوہ بھی شریک ہوئے۔

استقبالیہ تقریب

بقیہ صفحہ اول

کی راہ میں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ آپ نے ان پر بھی کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ اگرچہ مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام اتنی آسان نہیں ہے۔ پھر بھی خدائی فضل کے تحت سعید روحیں قبول حق کی سعادت سے بہرہ یاب ہو ہو کر اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کا جوا بخوشی اپنی گردنوں پر رکھ رہی ہیں۔ اور اس طرح وہاں اسلام کے حق میں ایک خوشکن فضا پیدا ہو رہی ہے۔ اس موقع پر مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کے حالات بیان فرمائے۔ آپ بیس سال تک امریکہ میں تبلیغ و اشاعت کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں۔

مبلغین کرام کی جوابی تقریروں کے بعد صاحب صدر مکرم حافظ عبد السلام صاحب نے بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ آج جماعت احمدیہ کے مجاہدین دنیا کے دور دراز علاقوں میں اشاعت اسلام کا جو فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اس کی حیثیت بیج ڈالنے کے مترادف ہے۔ خدائی مشیت کے تحت یہ زمانہ بیج ڈالنے اور کاشت کرنے کا زمانہ ہے۔ یہ بیج اپنے وقت پر پھلے پھولے گا۔ اور ہر خطۂ زمین میں اسلام کے تناور درخت نمودار ہو کر دنیا کو امن و عافیت کے سایہ میں ڈھانپ لیں گے۔ موجودہ حالات میں ہمارا کام یہ ہے کہ ہم ہمت و استقلال اور پورے اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتے چلے جائیں۔ اور اس راہ میں جو مشکلات بھی پیش آئیں۔ دعا اور ذکر الٰہی سے ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

صاحب صدر کی ایمان افروز تقریر کے بعد فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب نے مبلغین کرام اور دیگر مہمانوں کا ان کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور اس طرح اجتماعی دعا کے بعد جو مکرم حافظ عبد السلام صاحب نے کرائی۔ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس تقریب میں مبلغین کرام اور دیگر احباب جماعت کے علاوہ